49

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

نرخ چندہ پیشگی

سالانہ ؎۵ ششماہی ؎ سہ ماہی ؎

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۴ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ - اکتوبر - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ::

آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبۂ جمعہ پڑھایا - جس میں آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بلند شان کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف تلقین کی - کہ وہ حضور کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کریں ::

مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی علاقہ ضلع شیخوپورہ سے واپس آگئے ہیں ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی انسان اپنے دائرۂ قابلیت سے زیادہ ترقی نہیں کرسکتا

"اس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے - کہ کوئی نفس اپنے دائرۂ قابلیت سے زیادہ ہرگز ترقی نہیں کرسکتا - ایک شخص جو اپنے قوائے دماغیہ میں بین حیث الفطرت نہایت کمزور ہے - مثلاً فرض کرو کہ ایک ایسا ادھورا آدمی ہے جس کو ہمارے ملک کے عوام الناس دولے شاہ کا چوہا کہا کرتے ہیں اب ظاہر ہے - کہ اگرچہ اس کی تعلیم و تربیت میں کیسی ہی کوشش و محنت کی جائے - اور خواہ کیسا ہی کوئی بڑا فلاسفر اس کا اتالیق بنایا جاوے لیکن تب بھی وہ اس فطرتی حد سے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کردی ہے زیادہ ترقی کرنے پر قادر نہیں ہوگا - کیونکہ وہ بباعث تنگی دائرۂ قابلیت ان مراتب عالیہ تک ہرگز پہونچ نہیں سکتا - جن تک ایک وسیع القوٰے آدمی پہنچ سکتا ہے - یہ ایسا بدیہی مسئلہ ہے - کہ میں باور نہیں کرسکتا - کہ کوئی عاقل اس میں غور کرکے پھر اس سے منکر رہے - ہاں جو شخص لقّغہ عقل سے قطعی منخلع ہو - اگر وہ منکر ہو - تو کچھ تعجب نہیں ظاہر ہے کہ اگر تفاوت فی العقول نہ ہو - تو فہم علوم میں کیوں اختلاف پایا جائے کیوں بعض اذہان بعضوں پر سبقت لے جائیں - حالانکہ جو لوگ تعلیم و تربیت کا پیشہ رکھتے ہیں - وہ اس امر کو خوب سمجھتے ہونگے - کہ بعض طالب العلم ایسے ذکی الطبع ہوتے ہیں - کہ ادنےٰ رمز اور اشارت سے مطلب کو پا جاتے ہیں بعض ایسے بیدار مغز کہ خود اپنی طبع سے عمدہ عمدہ باتیں نکالتے ہیں - اور بعضوں کی طبیعتیں اصل فطرت سے کچھ ایسی غبی و بلید واقع ہوتی ہیں کہ ہزار تم ان سے مغز زنی کرو - کیسا ہی کھول کر سمجھاؤ - بات کو نہیں سمجھتے - اور اگر تعب شدید کے بعد کچھ سمجھے بھی تو پھر حافظہ ندارد - ایسے جلد بھولتے ہیں - جیسے پانی کا نقش مٹ جاتا ہے - اسی طرح قوائے اخلاقیہ اور انوار قلبیہ میں بغایت درجہ تفاوت پایا جاتا ہے - ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں - اور ایک ہی استاد سے تربیت پاتے ہیں - پر کوئی ان میں سے سلیم الطبع اور نیک ذات نکلتا ہے - اور کوئی خبیث اور شریر النفس اور کوئی بزدل اور کوئی شجاع اور کوئی غیور اور کوئی بے غیرت - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے - کہ شریر النفس بھی وعظ و نصیحت سے کسی قدر صلاحیت پر آجاتا ہے - کبھی بزدل بھی بوجہ کسی نفسانی طمع کے کچھ دلیری ظاہر کرتا ہے جس سے کم تجربہ آدمی اس غلطی میں پڑ جاتا ہے - کہ انہوں نے اپنی جبلیت کو چھوڑ دیا ہے - لیکن ہم بار بار یاد دلاتے ہیں - کہ کوئی نفس اپنی قابلیت کی حد سے آگے قدم نہیں رکھتا - اگر کچھ ترقی کرتا ہے - تو اسی دائرے کے اندر اندر کرتا ہے - جو اس کی فطرتی طاقتوں کا دائرہ ہے" (براہین احمدیہ صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال تحریکِ جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آ رہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؁

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؁

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ؁

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تا کہ اللہ تعالےٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے ؁

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہو رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے بتا دیں۔ کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ؁

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؁

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے۔ ان کی اعانت یقیناً ترقی درجات کا موجب ہوگی ؁

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؁

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؁

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؁

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

حضرت امیر المومنین کی تقریر اور ہندو اخبارات

معزز معاصر انقلاب (۹ اکتوبر) رقمطراز ہے بعض ہندو اخباروں کو اپنے پرچے فروخت کرنے کے لئے حق و صداقت کو بالائے طاق رکھ دینے کے فن میں خاص مہارت ہے اور پچھلے دنوں اس کا ایک شاندار ثبوت مل گیا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے آل انڈیا نیشنل لیگ کے جلسے میں ایک سیاسی تقریر کی۔ جس کی مختصر روداد "انقلاب" میں شائع ہو چکی ہے۔ لیکن "ملاپ" کے نمائندہ نے خیال کیا۔ کہ صبح پیر کا دن ہے۔ لاہور میں زیادہ تر اخبارات اس دن نکلتے نہیں۔ "ملاپ" کے لئے میدان خالی ہے آج کوئی ایسی حرکت کرنی چاہیئے۔ کہ ہر طرف "ملاپ" ہی "ملاپ" نظر آئے ؁

چنانچہ اس نے دوسرے دن اس تقریر کی جو روداد شائع کی۔ اس میں لکھ دیا کہ مرزا صاحب نے کانگرس کی بے انتہا تعریف کی مسلم لیگ کو بہت برا بھلا کہا اور اعلان کر دیا۔ کہ تمام احمدیوں کو کانگرس میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ فرقے وار فیصلے کو سخت مکروہ بتایا۔ غرض وہ تمام باتیں مرزا صاحب سے منسوب کر دیں۔ جو بڑے سے بڑا کانگرسی اپنی تقریر میں کہہ سکتا ہے ؁

نتیجہ خاطر خواہ ہوا "ملاپ" کے شائع ہوتے ہی ہر طرف شور مچ گیا۔ جا بجا اس "قلابازی" کا چرچا ہونے لگا۔ مرزا صاحب تو اسی دن سندھ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور شامت شیخ بشیر احمد صاحب کی آگئی۔ ٹیلیفون پر ٹیلیفون۔ آدمی پہ آدمی آنے لگے وہ بیچارے ہر شخص کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے کہ نہیں بھائی حضرت صاحب نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے تو صرف دو باتوں پر زور دیا تھا ایک یہ کہ بہت اچھا ہوا کانگرس نے عدم تعاون چھوڑ کر تعاون کی پالیسی اختیار کی۔ دوسرے یہ کہ مسلمان کانگرس سے بدظن ہیں۔ اور اسکو ہندو جماعت سمجھتے ہیں۔ اب کانگرسی وزارتوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اس الزام کو غلط ثابت کریں۔ اور مسلمانوں سے منصفانہ سلوک روا رکھیں ؁ . . . . .

لیکن "ملاپ" کی شر انگیزی اپنا کام کر گئی۔ تردیدی اعلانات کے باوجود اخبارات میں اب تک مرزا صاحب کے کانگرسی ہو جانے کے متعلق رائے زنی کی جا رہی ہے۔ اور شیخ بشیر احمد صاحب اب تک ٹیلیفون پر مصروف ہیں۔ لیکن "ملاپ" اپنے اس کارنامے

50

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۴ شعبان ۱۳۵۶ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ تقریر کے متعلق مختلف خیال آرائیاں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال میں جو تقریر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کے اجلاس میں فرمائی۔ اس کے مفہوم اور مطالب کو اگرچہ بعض مسلمان معاند اخبارات مثلاً "زمیندار" اور "احسان" نے بھی بگاڑ کر پیش کیا۔ اور اس طرح اصول صحافت کی مٹی پلید کی ہے لیکن ہندو اخبارات "ملاپ" اور "پرتاپ" نے تو حد ہی کر دی ہے۔ انہوں نے حضور کی تقریر کا جو خلاصہ شائع کیا ہے۔ اور جو ایک ہی دماغ کی اختراع ہے۔ اسے اصل تقریر سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ مثلاً ان اخبارات نے لکھا ہے:-

"پنجاب کی سیاسی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ قادیانیوں کے سردار نے انڈین نیشنل کانگرس کے جھنڈے تلے آنے کا اعلان کیا"

حالانکہ اس قسم کا کوئی اعلان نہ حضور نے فرمایا۔ اور نہ اس کی کوئی ضرورت خیال کی جا سکتی ہے۔

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف یہ باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ کہ حضور نے جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور کہا کہ کانگرس کے ہاتھوں میں تمام اقوام کے حقوق محفوظ ہیں۔ نیز مسلم لیگ کی مذمت کی۔ مگر دوران تقریر میں ان باتوں میں کوئی ایک بھی حضور نے نہیں فرمائی

چار۔ پانچ ہزار کا وہ مجمع جس میں بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم معزز اصحاب بھی موجود تھے۔ حیران ہوں گے۔ کہ ان اخبارات نے یہ مفہوم اس تقریر کے کن فقرات سے اخذ کیا۔ اور اس کی کیوں اشاعت کی۔

حضور نے اپنی تقریر میں جو کچھ فرمایا۔ وہ مفصل طور پر تو عنقریب پیش کیا جا سکے گا۔ جبکہ حضور کی تقریر چھپ کر شائع ہو گی۔ فی الحال ہم اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ ایسوسی ایٹڈ پریس۔ اخبار "سول" اور "الفضل" نے تقریر کے جو خلاصے شائع کئے ہیں۔ وہ تقریر کے اصل مفہوم کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ کانگرس کے متعلق حضور نے جو کچھ فرمایا۔ اس کا مختصراً مفہوم یہ ہے کہ حضور نے اس امر کے متعلق پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ کہ کانگرس نے عدم تعاون کی پالیسی کو ترک کر کے تعاون کی راہ اختیار کر لی ہے۔ اور یہی ملکی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ نیز حضور نے فرمایا۔ کہ کانگرس کے وزارتیں قبول کرنے کی وجہ سے اسے یہ موقعہ حاصل ہو گیا ہے۔ کہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے متعلق اپنی خیر خواہی اور رواداری کا عملی ثبوت پیش کرے۔ اور مسلم لیگ ایسی جماعتوں کی شکایات جو کانگرس کو اب ایک ہندو جماعت قرار دیتی ہیں۔ دور کر دے۔ لیکن اگر ان کی شکایات دور نہ ہوں۔ تو کانگرس کے عمل کو دیکھتے ہوئے کوئی ان کی طرف توجہ نہیں کرے گا۔

کانگرس کو یہ ایک ایسا مفید اور نتیجہ خیز مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ اس پر عمل کرے۔ تو یقینی طور پر اس کے بہترین نتائج رونما ہونگے اور کانگرس پر جبکہ عدم تعاون کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کے مشورہ کی اہمیت واضح ہو چکی ہے۔ اور وہ عدم تعاون میں ناکام رہ کر تعاون سے کام لینے لگی ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس تازہ مشورہ پر ٹھنڈے دل سے غور نہ کرے۔ اور اس پر عمل پیرا نہ ہو۔

بہر حال حضور نے کانگرس کو ایک نہایت مفید اور ملکی ترقی کے لئے نہایت ضروری مشورہ دیا۔ اخبارات کو چاہیئے تھا۔ کہ اس مشورہ کی زور شور کے ساتھ تشہیر کرتے۔ اور کانگرس کو توجہ دلاتے۔ کہ اس پر ضرور عمل کرے۔ تاکہ ہندو مسلم اتحاد قائم ہو سکے۔ اور مسلمان کانگرس میں شریک ہو کر اسے قوت پہونچا سکیں لیکن افسوس کہ ہندو اخبارات نے اس بات کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے ایسی باتیں اپنے پاس سے گھڑ کر شائع کر دیں۔ جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ اور پھر ان پر خیال آرائیاں ہونے لگیں۔ اندھا دھند رائے زنی شروع کر دینے والے اخبارات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ جہاں کانگرس کی ہر ملکی اور قومی خدمت کو بنظر پسندیدگی دیکھتے اور بوقت ضرورت اسے مفید مشورہ دینے سے دریغ نہیں فرماتے۔ وہاں آپ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ کانگرس اپنے عمل سے

مذہب کی تبدیلی اور گاندھی جی

گاندھی جی نے حال میں ایک سوال کے جواب میں ہندوؤں کے متعلق یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ کہ جو شخص ہندو دھرم کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرے۔ وہ اگر پھر ہندو بننا چاہے۔ تو اس کے لئے شدھی کی رسم ادا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یونہی اس کا بخوشی خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی خوف۔ مجبوری۔ فاقہ کشی یا دنیاوی فائدہ کے لالچ یا خیال سے کسی دوسرے مذہب میں چلا جائے۔ تو یہ حقیقی اور دلی تبدیلئے مذہب نہیں کہلا سکتی۔ اس لئے ایسے شخص کا خیر مقدم کرنے کے سوا کسی اور رسم کی ادائیگی کی ضرورت نہیں۔

ان الفاظ میں اور اس استدلال سے اگر گاندھی جی کا یہ منشاء نہیں کہ ہندو ان لوگوں کے متعلق جو ہندو دھرم کو ترک کر کے کوئی اور مذہب قبول کر چکے ہوں۔ شدھی کی رسم ادا کرنے سے بھی آزاد کر دیں۔ تو انہیں لوگوں کے متعلق بھی جنہیں آریہ صاحبان آریہ بناتے رہتے ہیں۔ یہ اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ انہیں ہندو دھرم میں شمار نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان میں سے کوئی اور خاص کر مسلمانوں میں سے کوئی بھی اس لئے مرتد نہیں ہوتا۔ کہ اس پر اسلام کے مقابلہ میں آریہ دھرم کی فضیلت ثابت کی جاتی ہے۔ بلکہ وہ کسی خوف۔ مجبوری۔ فاقہ کشی۔ یا کسی دنیاوی فائدہ کے لالچ سے ہی آریوں کے ہتھے چڑھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی

ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کا ورود بوڈاپسٹ

استقبال، تبلیغی مساعی۔ دعوتیں اور دیگر مصروفیات

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے مجاہد ہنگری مقیم بوڈاپسٹ)

بوڈاپسٹ ۲ر اکتوبر (بذریعہ ہوائی ڈاک) بوڈاپسٹ یوں تو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ہر سیاح کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے زائرین ملکہ ڈینیوب کی زیارت کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ لیکن اہل ہنگری ایشیائی قوم ہونے کی وجہ سے ہر اس مہمان کو عزت اور عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو مشرق سے اور خصوصاً اس علاقہ سے جہاں ان کے آباو اجداد بستے تھے تشریف لانے والا ہو۔ اہلِ ہند کی بعض اقوام وسط ایشیا سے آنے کی وجہ سے اہلِ ہنگری کے ساتھ ایک دیرینہ اور خونی رشتہ رکھتی ہیں۔ اس لئے ماجر قوم اپنے بھائیوں سے ملنے کے اشتیاق میں ہمیشہ سے اس بات کی خواہاں ہے کہ کسی نہ کسی طرح مشرق کے ساتھ ایک گہرا تعلق پیدا ہو جائے۔ جو نہ ٹوٹنے والا اور ہزاروں میلوں پر بسنے والے بھائیوں کو ایک کرنے والا ہو۔

تورانی تحریکات اور مستشرقین ہنگری

ہنگری میں اس وقت متعدد ایسی سوسائیٹیاں ہیں۔ جن کے قیام کا واحد مقصد یہی ہے کہ مشرق کے ساتھ تعلقات وداد اور رشتۂ اخوت جو بُعد کو دور کرنے والا ہو پیدا کیا جائے۔ چنانچہ انکی تقاریر ان کی تنظیمیں۔ ان کی جملہ مساعی اسی بات میں صرف ہوتی ہیں۔ اور اس میں شک بھی نہیں کہ ان کی کوششوں میں ایک نیک نیتی ہے۔ جس کا پھل ان کو ملے گا اور دیر کے بچھڑے ہوئے بھائی آپس میں مل جائیں گے۔

ہنگری باوجود مغرب میں واقع ہونے کے مغربی تمدن۔ مغربی تحریکات اور مغربی اثرات سے دوسرے ممالک کی نسبت کم متاثر ہے۔ اور ہر شخص جو خواہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ امیر ہو یا غریب اسی تڑپ میں ہے کہ وہ دن کب آئیگا کہ مشرق ہماری طرف ہاتھ بڑھا کر ہم کو اپنا بھائی بنائے گا۔

مستشرقین ہنگری نے بھی اپنی عمر کا اکثر حصہ اسی کوشش میں صرف کر دیا کہ ہنگری کو مشرق کے قریب کر دیں۔ اسی پر وہ اکثر مضامین لکھتے ہیں۔ اور اخبارات میں ان کے آرٹیکل اسی موضوع پر ہوتے ہیں۔ انکا لب لباب یہی ہوتا ہے کہ ہم شرقی النسل ہیں۔ وسط ایشیا ہمارا گھر تھا۔ اور ہے۔ چونکہ ہندوستانی اقوام بھی وسط یورپ سے آئی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان کی دوستی کا دم بھریں۔

احمدیہ مشن ہنگری کا قیام

تحریکِ جدید کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہنگری میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرماتے ہوئے برادرم چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز کو بوڈاپسٹ روانہ فرمایا۔ اہلِ ہنگری نے مشرق سے آنے والے اس مہمان کا بخوشی خیر مقدم کیا۔ ان سے اپنی دلی محبت کا اظہار کیا۔ ان کے کام میں جو مدد دینے کا اہل تھا مدد دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو اس بات میں بھی کامیابی ہوئی۔ کہ وہ اہلِ ہنگری کو اپنا دوست بنا سکیں۔ اور ساتھ ہی تبلیغی مساعی کے عوض ایک ایسی جماعت جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور اخلاص رکھنے والی ہو حاصل کر سکیں۔ چنانچہ وہ جماعت بفضلِ خدا ترقی کر رہی ہے۔

احمدیہ مشن کے قیام کے بعد جماعت احمدیہ جو اپنے پھیلاؤ اور وسعت کے لحاظ سے تمام دنیا پر حاوی ہے انکی توجہ خاص طور پر ہنگری کی طرف مبذول ہوئی۔ اور اہلِ ہنگری کی مودت اور حسنِ سلوک کی وجہ سے وہ لوگ جو اس جگہ نہ آسکتے تھے اپنے بھائیوں کی خیر خواہی اور مدد دعا کے ذریعہ کرتے رہے۔ لیکن ماجر قوم کی خوش قسمتی سے ہندوستان کا ایک نامی وجود جو اپنے منصب اور کام کے لحاظ سے دوست اور دشمن سب کی نگاہ میں عزت سے دیکھا جاتا ہے انکی ہمدردی سے متاثر ہو کر اس ملک کے باشندوں کو دیکھنے کے لئے اور جماعت احمدیہ کے افراد سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف فرما ہوا۔

آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کامرس اینڈ ریلوے ممبر ہندوستان سے انگلستان کی کارونیشن اور امپیریل کانفرنس میں شمولیت کے لئے جاتے وقت ارادہ رکھتے تھے۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے ہنگری میں بھی ٹھہر جائیں لیکن وقتی مصروفیات اس پروگرام پر عمل کرنے میں مانع رہیں۔ اور آپ نے کارونیشن اور کانفرنس میں شمولیت کے بعد بعض دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے جب یوروپ کے بعض دیگر ممالک کا سفر تجارتی معلومات کے حصول کے لئے اختیار فرمایا۔ تو آپ نے ہنگری میں بھی آنے کا فیصلہ فرمایا اور اس کی اطلاع آپ نے اپنی آمد سے چند روز قبل دے دی۔

اخبارات میں جناب چودھری صاحب کی آمد کی خبر

جناب چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کی آمد کی خبر جب یہاں پہونچی تو جماعت احمدیہ ہنگری کے نومسلمین جنہوں نے دامنِ احمدیت کے ساتھ اپنے آپکو وابستہ کر رکھا ہے۔ بہت خوش ہوئے اور مسرت سے انکے چہرے تمتما اٹھے اخبارات نے اس خبر کو نہایت اشتیاق کے ساتھ شائع کیا۔ اور اس بات کا اظہار بھی کیا۔ کہ جماعت احمدیہ شکریہ کی مستحق ہے۔ کہ اس کی وجہ سے ہم اپنے ملک میں ایسی شخصیت کو آتا دیکھ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری اور ہمارے ملک اور قوم کی عزت افزائی ہوگی۔ چنانچہ ہنگری کے قریباً تمام اخبارات نے اس خبر کو شائع کر کے آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی آمد کی اطلاع ہر چھوٹے بڑے تک پہونچادی۔

آمد

۲۱ر اگست کی شام کو آنریبل سر چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب بوڈاپسٹ مشرقی سٹیشن پر بذریعہ گاڑی تشریف لائے۔ استقبال کے لئے جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کے علاوہ اہالیان شہر کی طرف سے جناب ڈاکٹر اینڈریو سیدرسکی خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

51

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح ہنگرین ایسٹرن سوسائٹی کی طرف سے پروفیسر ماجاسائی نے آپ کو ویلکم کہا۔ اس کے علاوہ بعض سوسائٹیوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ فوٹوگرافر اپنے کیمروں کے ہمراہ اس دلکش منظر کا فوٹو لینے کے لئے تیار تھے۔ جب گاڑی آئی۔ اور یہ معزز مہمان گاڑی میں نظر آیا۔ تو خاکسار نے گلے ملنے کے بعد آپ کے گلے میں پھولوں کا ہار جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈالا اس کے بعد ان تمام احباب سے جو سٹیشن پر استقبال کی غرض سے موجود تھے۔ تعارف کرایا۔ ڈاکٹر اینڈر یومیدرکی نے میونسپلٹی کی طرف سے استقبال کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اور آپ کی آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ پروفیسر ماجاسائی نے ہنگرین مشرقی سوسائٹی کی طرف سے مشرقی مودت اور تعلقات کا اظہار کرتے ہوئے چند فقرات فرمائے۔ اور خاکسار نے جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کی طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔ جناب چوہدری صاحب نے ہر سہ تقاریر اور خوش آمدید کہنے والوں کا شکریہ مناسب طور پر اختصار کے ساتھ باری باری ادا فرمایا۔ اور اس کے بعد تصاویر کھینچنے والوں کے اصرار پر ان کی آرزو پوری کرتے ہوئے موٹر میں تشریف رکھ کر اس [illegible] میں جہاں ان کی رہائش کا انتظام جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ تشریف لے گئے۔

اسلامی اخوت کا شاندار مظاہرہ اور نومسلمین سے گفتگو

مکرم و محترم جناب چوہدری صاحب سٹیشن سے اتر کر جب اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔ تو جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کے نومسلمین اپنے اخلاص میں اس محترم بھائی کو ملنے کے لئے وہاں جا پہنچے۔ آپ نے کمال محبت اور اخوت کا اظہار فرماتے ہوئے ہر بھائی سے نہایت کشادہ پیشانی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ اور رات کو کافی دیر تک نومسلمین کے ساتھ بے تکلفانہ گفتگو فرماتے رہے۔ اس وقت ایسا محسوس ہوتا تھا۔ کہ گویا عرصہ سے نہایت گہرے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات رکھنے والے بھائی آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ اس وقت اسلامی اخوت کا وہ شاندار منظر نظر آرہا تھا۔ جس کی نظیر دنیا کی تمام قومیں پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ امیر اور غریب۔ چھوٹے اور بڑے سب ایک ہو کر باہم بھائی بھائی بن کر پُر محبت باتیں کر رہے تھے۔ ایک دوسرے کے حالات دریافت کرکے اور خیریت کی خبر سُن کر خوشی سے بھر جاتے۔ نومسلمین کے دل پر اس سلوک کا گہرا۔ اور دیرپا اثر ہوا۔ اور انہوں نے اس نعمت کو جو احمدیت کے طفیل ان کو ملی۔ محسوس کیا۔ اسی طرح دیگر مقربین جو اس جگہ پر موجود تھے۔ اور جو اسلام کی اخوت سے ناواقف تھے۔ اس شاندار مظاہرہ کو دیکھ کر اپنے دلوں میں گہرا اثر لے کر گئے۔ اور انہوں نے محسوس کیا کہ یہ ایسی خوبی ہے جو دوسری جگہ مفقود ہے۔

بوڈاپسٹ میں قیام کا پہلا روز

۲۲ - تاریخ - اتوار کی صبح کو بوڈاپسٹ کے قابلِ دید مناظر دیکھنے کے لئے مکرم چوہدری صاحب تشریف لے گئے سب سے اول آپ نے ہنگری کی ہزار سالہ جوبلی کی یاد میں بوڈاپسٹ کے سب سے خوبصورت شاہراہ کے خاتمہ پر واقع نہایت دیدہ زیب سٹیچو ملاحظہ فرمائے۔ جب آرپاد نے سات سرداروں کے ہمراہ ہنگری کو فتح کیا۔ اس کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے آرپاد مع ان سات سرداروں کے گھوڑوں پر سوار اس شاہراہ کی زینت بن رہے ہیں قریب ہی جنگِ عظیم میں فوت ہونے والوں کی یادگار واقعہ ہے۔ اور چند گز ہٹ کر قوس کی شکل میں زمین سے کسی قدر بلندی پر ہنگری کے چودہ حکمرانوں کے بُت بہت دلفریب طرز پر کھڑے ہیں۔ سیاہ پتھر سے تراشے ہوئے یہ بُت۔ اور نقش کی ہوئی تصاویر اس شاہراہ کو خوبصورت بنانے کے علاوہ قریباً ہنگری کے گزشتہ ہزار سالہ تاریخ پر گہری روشنی ڈالتی ہیں۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے دلچسپی کے ساتھ ان کا معائنہ فرمایا۔ اور بعض مواقع پر ہنگری کی تاریخ سے بعض واقعات بھی بیان کئے۔ جو اس ملک کی تاریخ کے ساتھ ان کی دلچسپی کے علاوہ یہ بھی ظاہر کرتے تھے۔ کہ آپ کو اس ملک کی تاریخ کا گہرا مطالعہ ہے۔

اس جگہ سے ہوتے ہوئے آپ میوزیم آف فائن آرٹ (تصویر گیلری) میں تشریف لے گئے۔ اس جگہ ایک بہت بڑی عمارت میں ماضی اور حال کے اکثر مشہور انسانوں کی بہترین تصاویر علیحدہ علیحدہ حصوں میں قرینوں کے ساتھ دھری ہیں۔ مصوری میں دلچسپی رکھنے والا اس جگہ رفائیل (RAHAEL)، تیزیان (TIZIAN)، روبنز (Rubens)، لارنس۔ رینالڈ وغیرہ کی بہترین تصاویر ملاحظہ کر سکتا ہے۔

لیکن اس کے علاوہ اہل ہنگری کے باکمال مصوروں کی عرق ریزی اور آرٹ کی بہترین یاد نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ آنریبل ممبر سر ظفر اللہ خاں صاحب بہت دیر تک گہری دلچسپی کے ساتھ ان تصاویر کو ملاحظہ فرماتے رہے۔ اور بعض تصاویر کے متعلق آپ نے پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا۔

گُل بابا کا مزار

اس جگہ سے ہوتے ہوئے آپ گل بابا کے مزار پر تشریف لے گئے گل بابا ایک بزرگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے ہنگری میں اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش فرمائی۔ اور یہی کام کرتے ہوئے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ اسلام کا بیج اس ملک میں بونے والے تھے۔ اور اپنی بزرگی۔ اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اب آپ ایک مسلمان ولی اللہ اور بزرگ مشہور ہیں۔ جو ایک پہاڑی کے دامن میں نہایت سادہ جگہ پر ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں۔ دُنیائے اسلام سے آنے والے مسلمان جب ہنگری میں آتے ہیں۔ تو اس بزرگ کے مزار پر بھی فاتحہ پڑھنے۔ اور دُعا کرنے کی غرض سے تشریف لے جاتے ہیں۔ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب بھی اس بزرگ کے مزار پر دعا کی غرض سے تشریف لے گئے۔ اور احمدیت کے لئے دُعا فرمائی۔

مفتی ہنگری کو تبلیغ

ڈورچ حسین علمی جو بوسینا کے مسلمانوں کے مفتی ہیں۔ جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کو خوش آمدید کہنے۔ اور ملاقات کرنے کے لئے اس جگہ موجود تھے۔ مکرم چودھری صاحب نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اُن سے ملے۔ گل بابا کے مزار پر جب آپ دُعا فرما رہے تھے۔ اس وقت مفتی صاحب نے درود شریف بلند آواز سے پڑھا تھا جناب چودھری صاحب دعا کے بعد جب باہر آئے۔ تو عربی زبان میں ان سے مخاطب ہوئے۔ اور کہا۔ درود شریف میں جو ہم صبح و شام یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو آخر وہ کون سے انعامات اور برکتیں ہیں۔ جن کی تمنا ہم امتِ محمدیہ کے لئے کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر تو اللہ تعالیٰ نے بادشاہت اور نبوت کا انعام فرمایا۔ لیکن امتِ محمدیہ کے لئے بھی تو آخر اسی قسم کا انعامِ الٰہی ہونا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفتی صاحب ہنگری نے کہا بیشک۔ ہم مسلمانوں کی حالت نہائت خستہ ہے۔ اور ہم سب سو رہے ہیں۔ اس پر جناب چودہری صاحب نے فرمایا کہ درود شریف کے مطابق تو ضرورت اسی بات کی ہے۔ کہ کوئی نبی اسی طرح مبعوث ہو جس طرح ابراہیم کی اولاد میں مبعوث کئے گئے۔ تا وہ سوتوں کو جگائے اور ان کی تربیت فرمائے ؛

مفتی صاحب خاموشی سے سنتے رہے اور کوئی جواب دینے کی کوشش نہ کی ؛

گلبرٹ پہاڑی کا منظر

بوڈاپسٹ دو شہروں کا مجموعہ ہے ایک Buda کہلاتا ہے۔ اور دوسرا پشٹ۔ بودا ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اور پشٹ میدان میں۔ اس پہاڑی کے پاس سے دریائے ڈینیوب گزرتا ہے۔ اور اسی دریا کی وجہ سے اس شہر کو ایسی خصوصیت حاصل ہے۔ کہ بہت کم بلکہ شائد کسی اور شہر کو حاصل نہ ہو۔ رات کے وقت اگر بودا کی پہاڑیوں پر کھڑے ہو کر شہر پشٹ کا منظر دیکھا جائے۔ تو ایسا دل لبھانے والا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی اور شہر میں ملنی مشکل ہے۔ اس کے علاوہ دریا اس خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا ہے۔ گل بابا کے مزار سے ہوتے ہوئے بودا کی پہاڑی کی چوٹیوں پر یہ خوبصورت منظر دیکھنے جناب چودہری صاحب تشریف لے گئے گو دن کا وقت تھا۔ اور ایک دوست کے یہ کہنے پر کہ اگر رات کو یہ منظر دیکھا جائے۔ تو بہت دلکش ہو آنریبل ممبر نے فرمایا "باقی ہم اپنے ذہن میں اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا خوبصورت ہوگا" ؛

مارگرٹ آئی لینڈ

اس کے بعد آپ ایک جزیرہ میں جو مارگرٹ آئی لینڈ کے نام سے موسوم ہے تشریف لے گئے دریائے ڈینیوب شہر کے قریب ہی ایک جگہ دو حصوں میں منقسم ہو گیا ہے۔ اور تھوڑی ہی دور جا کر پھر وہ دونوں حصے آپس میں مل گئے ہیں۔ اس خشکی پر نہائت خوبصورت پارک اور باغات اور نیچرل باتھ واقع ہیں۔ یورپ میں آنے والے اور اس جگہ کی سیر کرنے والے اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ یہ خوبصورت جزیرہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور اس جیسا دیدہ زیب منظر کسی اور جگہ دیکھا جانا ناممکن ہے۔

دور دور سے شائقین اس جزیرہ میں اپنے اوقات بسر کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اسی جگہ ہنگری کے بہترین ہوٹل اور قہوہ خانے واقع ہیں اور بوڈاپسٹ کے لوگ اپنے مشاغل سے تھک کر تفریح کے لئے اور اتوار کے روز گرمی کی حدت کو کم کرنے کے لئے اس جگہ جاتے ہیں یہاں جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لے گئے اور چند گھنٹے اس جگہ آرام فرمایا ؛

احمدیہ دار التبلیغ میں نو مسلمین سے ملاقات اور تقریر

جناب چودہری صاحب اس جزیرے سے واپس آتے ہوئے مکان پر تشریف لے گئے۔ عصر کی نماز کے بعد آپ نے منظور فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کے نو مسلمین کے ساتھ دار التبلیغ میں ملاقات فرمائیں گے۔ چنانچہ تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد آپ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ دوسرے نو مسلمین جو اپنی مصروفیات کی وجہ سے سٹیشن پر تشریف نہ لے جا سکے تھے۔ جناب چودہری صاحب سے دار التبلیغ میں ملے۔ اس جگہ اخبار کے رپورٹر بھی آئے ہوئے تھے ؛

نو مسلمین نے قرآن کریم کی تلاوت اور نماز مکرم چودہری صاحب کو اس روز سنائی۔ برادرم اربان مصطفےٰ نے سورۃ البقرہ کا پہلا رکوع تلاوت کیا برادرم سلاجی عمر۔ برادرم کالمان مرزا برادرم انیگل اختر۔ اور ڈاکٹر احمد نے نماز اور قرآن کریم کی بعض آیات تلاوت کیں۔

اس کے بعد خاکسار نے احباب سے کہا کہ اگر وہ جناب چودھری صاحب سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔ اور اگر کسی غیر مسلم کو اسلام کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی پیش کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس پر ایک خاتون نے جو ایک اخبار کی رپورٹر تھی۔ یہ دریافت کیا۔ کہ آپ کیسے یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ اسلام یورپ میں پھیل سکے گا۔ جبکہ مسلمان سست ہیں۔ اور یورپ سے جو انجیل پر عمل کرنے والا ہے بہت پیچھے ہیں۔ اگر یورپ آج مسلمان ہو جائے تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ سب چھوڑ چھاڑ کر نمازوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اور علمی ترقی کے سب میدان مفقود ہو جائیں ؛

دوسرا سوال اس نے تعدد ازدواج کے مسئلہ پر کیا۔ اور کہا کہ یہ اسلام کی تعلیم ناقابل عمل ہے۔ اور درست بھی نہیں ؛

تیسرا سوال یہ کیا کہ آپ کی آمد بوڈاپسٹ کی غرض کیا ہے ؟

ان تینوں سوالات کا جواب دیتے ہوئے چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جو نصف گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی۔ اور اس میں تمام اعتراضات کا اسلامی نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم کی آیات سے جواب دیا۔ یہ تقریر اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو علیحدہ "الفضل" میں شائع ہوگی۔ اس جگہ طوالت کے خوف سے اسی ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے ؛

تقریر کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئیں۔ چودھری صاحب موصوف کافی دیر تک احباب جماعت سے باتیں کرتے رہے ؛

دار التبلیغ میں علاوہ احمدی احباب اور اخبار کے رپورٹروں کے معززین شہر اور مستشرقین ہنگری اور تورانی دوستوں کو مدعو کیا گیا تھا اور وہ سب جناب چودھری صاحب کی تقریر سے بہت گہرا اثر لے کر گئے ؛

بوڈاپسٹ میں دوسرا دن

دوسرے روز جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب سب سے اول برٹش لیگیشن میں تشریف لے گئے۔ اس جگہ ضروری امور کی سرانجام دہی کے بعد آپ نے کارونیشن چرچ کا معائنہ فرمایا یہ گرجا ہنگری کی سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے قیمتی پرانی یادگار ہے۔ ہنگری کے سب سے پہلے بادشاہ اشتوان نے ۱۰۱۵ء عیسوی میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے بعد تاتاریوں کے حملہ پر یہ گر گیا لیکن ۱۲۵۵ء میں بادشاہ وقت نے جس کا نام بیلا تھا اس کو از سر نو تعمیر کرایا ؛

جب ترک ہنگری پر حکومت کرتے تھے۔ اس وقت اس گرجا کو مسجد کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور یہاں نمازیں پڑھی جاتی رہیں۔ لیکن گزشتہ صدی کے آخر میں اس کو دوبارہ اس کی پہلی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کی تعمیر میں مشرقی اور مغربی دونوں آرٹ کا مجموعہ ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہنگری مشرق اور مغرب کے دروازہ پر واقع ہونے کی وجہ سے دونوں تہذیبوں اور تمدنوں سے متاثر ہوتا ہے۔ یہ خوبصورت چرچ جس میں بادشاہانِ وقت کی رسم تاج پوشی ادا ہوتی ہے۔ ہنگری کے گرجوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہے آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب اس کو دیکھ کر اس کے حالات دریافت کرتے رہے۔ اور دلچسپی سے اس کو دیکھا ؛

وہاں سے نکلتے ہی قرب میں ایک جگہ جسکو Fisher's Bastian کہتے ہیں قابلِ دید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ درحقیقت فصیل کا کام دیتی تھی۔ لیکن اب اس جگہ کھڑے ہو کر شہر کا خوبصورت منظر دیکھا جا سکتا ہے۔ نہایت ہی قریب دریائے ڈینیوب کا شفاف پانی بہ رہا ہے۔ اور اس کے ورلی جانب پشٹ کا شہر سمندر کی طرح پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ جدھر نگاہ اٹھتی ہے اونچی اونچی عمارتیں اور گرجے اور پارلیمنٹ کی عمارت اور باغات اور پارکیں اور سڑکیں ایک نہایت دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔

پراپیگنڈا فلم

چونکہ جناب چودھری صاحب کا قیام بہت تھوڑا تھا۔ اور اس عرصہ میں تمام ہنگری کو دیکھنا مشکل تھا۔ نیز گاؤں کی زندگی اور تمدن بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا۔ کہ فلم کے ذریعہ ہنگری کے مختلف اشیاء اور تہذیب اور تمدن کو دکھایا جائے۔ یہ فلم پراپیگنڈا فلم کے نام سے مشہور ہے۔ جناب چوہدری صاحب کو اس فلم میں سب سے اول ہنگری کی دیہاتی زندگی۔ تمدن اور رسوم اور تفریح کے سامان دکھائے گئے۔ لباس جو ہنگری کا مخصوص لباس ہے جس میں یورپ کی عریانی کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔ اس میں ملبوس عورتیں اور مرد اپنے تمدن اور تہذیب اور گاؤں کی زندگی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس کے بعد جانوروں کی حفاظت کے جو طریق حکومت نے اختیار کئے ہیں۔ اور ان کو جس طرح استعمال میں لایا جاتا ہے۔ دکھایا گیا۔ اسی طرح زراعتی ترقی کے سامان صنعتی کارخانے اور ان میں جس طرح کام ہوتا ہے۔ غرض تھوڑی دیر میں ہنگری کی زراعتی صنعتی اور تمدنی زندگی کا خاکہ آنریبل ممبر کے سامنے رکھکر اس سے ان کو واقف کر دیا گیا۔

اس جگہ سے فارغ ہو کر آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اگریکلچر میوزیم (زراعتی عجائب گھر) کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ میوزیم اپنی نوعیت میں دنیا بھر میں ایک ہی ہے۔ اس میں جس محنت اور ترتیب اور سائنٹفک طرز پر تمام انواع و اقسام کی زراعتی پیداوار کو ترتیب دے کر رکھا گیا ہے۔ وہ اس بات کی شہادت دے رہی ہیں کہ اہل ہنگری اس میدان میں بہت ترقی کر چکے ہیں۔

بہت بڑی عمارت کو کئی ہالوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ بعض میں ہنگری کے بالکل ابتدائی زمانہ کی طرز کاشت کے نمونہ جات سے لے کر آج تک جو دور گزرے سب کو علیحدہ علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ مشینوں کے ذریعہ آب پاشی کر کے زمین کو جس حالت سے بدل کر جس حالت میں کیا گیا ہے۔ ان دونوں کے نمونہ جات اس جگہ دکھائے گئے ہیں۔

اسی طرح ہنگری کے گھوڑے اور بیل اور زراعتی پیداواریں ہر قسم کی علیحدہ علیحدہ خانوں میں علی الترتیب رکھی ہیں۔ ہر قسم کا گیہوں تمام اقسام کی مکی اور شہد اور پھل نفاست کے ساتھ تیار کر کے قرینے سے دھرے ہیں۔ وہ جانور جو فصلوں کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ ان کو علیحدہ دکھایا گیا ہے اور وہ جن کا محفوظ رکھنا فصلوں کی ترقی کے لئے ممد ہے علیحدہ دکھائے گئے ہیں۔ زراعتی مشینیں جو مختلف ممالک میں مستعمل ہیں ان کو بھی اس جگہ دکھایا گیا ہے۔ مچھلیاں اور درندے جو پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے نمونے اس جگہ موجود ہیں۔ اور دو گھنٹوں میں انسان سب کچھ دیکھ سکتا ہے کہ ہنگری کی زراعتی پیداواریں کیا کیا ہیں۔ کون سے جانور شکار کئے جاتے ہیں۔ کس قدر امپورٹ ہوتی ہے۔ اور کیا کیا اشیاء اکسپورٹ ہوتی ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ تمام ہنگری کا مختصر خاکہ اس جگہ مل جاتا ہے۔

چوہدری صاحب موصوف نے اس میوزیم کا بہت دلچسپی سے معائنہ فرمایا اور بہت مسرت کا اظہار کیا۔

ایک نومسلم کی طرف سے دعوت

عصر کے بعد جماعت کے ایک نومسلم دوست برادرم اربان مصطفیٰ نے اس محبت کی وجہ سے جو وہ سلسلہ اور سلسلہ کے مخلص دوستوں سے رکھتے ہیں جناب چودہری صاحب کو ایک مختصر دعوت چائے دی۔ اور چوہدری صاحب موصوف نے ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے اس کو قبول کیا۔ چنانچہ بعد مغرب تک اس جگہ بیٹھے۔ وہ اپنے نومسلم بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے برادرانہ اخوت کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ اور اس طرح برادرم اربان مصطفیٰ کو سلسلہ کے ساتھ زیادہ وابستہ کرنے کا بھی موجب ہوئے۔

شام کو برٹش لیگیشن کے انچارج کے مکان پر آپ ڈنر کے لئے مدعو تھے وہاں جانے سے قبل آپ نے بوڈاپسٹ کی ایک مشہور پہاڑی جس کا نام شواب ہے۔ اس کے بلند مینار پر پہنچ کر شہر کا منظر رات کے وقت دیکھا۔ اس روز مطلع ابر آلود تھا۔ اور ترشح بھی ہو رہا تھا۔ اور نظارہ دیکھنے کے لئے زیادہ دیر قیام نہ ہو سکتا تھا۔

حکومت آسٹریا کی طرف سے دعوت

تیسرے روز آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ابتدا ً ملاقاتیں کیں۔ سب سے اول آپ نے ٹون ہال میں سٹرا اموت لارڈ میئر آف بوڈاپسٹ سے ملاقات فرمائی۔ اور اہل ہنگری کے محبت آمیز سلوک کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد آپ وزیر تجارت سے ملاقات کرنے کو تشریف لے گئے۔ ہنگری اور ہندوستان میں تجارتی تعلقات کے امکانات پر آپس میں تبادلہ خیالات کیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر آپ نے شاہی محل کا معائنہ فرمایا۔ یہ محل ہنگرین صناعت کا بہترین مرقع ہے۔ اور ہر غیر ملک سے آنے والا بہت اشتیاق کے ساتھ اس کو دیکھتا ہے۔ قلعہ والی پہاڑی کے اوپر شہر کے عین وسط میں یہ عظیم الشان عمارت نہایت رعب اور دبدبہ کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے۔ خوبصورت باغات۔ نہایت صاف ستھرے راستے اور دریائے ڈینیوب کے شفاف پانی کی لہروں کا منظر اس محل کی زینت کو دوبالا کر رہا ہے۔ محل کے وسط میں گنبد جس پر ہنگری کے تاج کی تصویر ہے مملکت ہنگری کا نشان ہے۔ محل کے اندر ہنگری کی ابتدا سے لے کر آج تک کے مشہور تاریخی واقعات تصاویر اور دوسری یادگاروں کے رنگ میں مکمل تاریخ بیان کر رہے ہیں۔

جناب چودہری صاحب موصوف نے اس محل کا معائنہ بہت دلچسپی سے فرمایا۔ اور تمام اشیاء کو جو ہنگری کی گزشتہ تاریخ پر روشنی ڈال رہی تھیں گہری نظر سے دیکھا۔

دوپہر کے بعد وزیر تجارت ہنگری نے آنریبل سر ظفر اللہ خاں صاحب کے اعزاز میں لنچ دیا تھا۔ اس میں آپ نے شمولیت فرمائی۔ اس جگہ علاوہ وزیر تجارت اور اس کے متعلقہ سٹاف کے دیگر وزارتوں کے معززین بھی شامل تھے۔ اور انہوں نے بہت دیر سر ظفر اللہ خاں صاحب موصوف کیساتھ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات کیا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے دعوت چائے

عصر کے بعد جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کی طرف سے اپنے معزز بھائی کو خوش آمدید کہنے کیلئے نیز تبلیغی میدان وسیع کرنے کیلئے ایک دعوت کا انتظام کیا گیا اس میں ہر معزز طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ ڈاکٹر۔ وکلاء اخبارات کے رپورٹر بیرن لارڈ اور جارج دی انیشر [illegible] کے علاوہ جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کے تمام احمدی دوست مدعو تھے۔ برادرم اربان مصطفیٰ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ خاکسار نے چوہدری صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے ایڈریس پڑھا۔ بعد ازاں ہز ایکسی لنسی بیرن پیرنی محافظ تاج ہنگری نے گل بابا کمیٹی کے صدر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ویلکم کہا۔ ازاں بعد چودہری صاحب نے ایک لمبی تقریر انگریزی میں فرمائی۔ جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ احمدیت کا پیغام دنیا کیلئے کیا ہے۔ اور کیونکر دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ان اصول پر جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام پیش کرتا ہے۔ عمل کرے تو امن۔ سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرسکتی ہے۔ انشاء اللہ اس دعوت کی مفصل رپورٹ علیحدہ اخبار الفضل میں شائع کی جائے گی۔ چودہری صاحب کی تقریر کے بعد اس کا ترجمہ ہنگری زبان میں ایک خاتون نے کیا۔

جلسہ کے بعد رات کو آپ نے ہنگری کے قومی لباسوں کا معائنہ فرمایا۔

بوڈاپسٹ میں چوتھا روز

آخری روز آپ نے گنز فیکٹری کا معائنہ فرمایا۔ یہ فیکٹری ہنگری کی سب سے بڑی فیکٹری ہے۔ ریلوے انجن۔ موٹر کاریں۔ ٹرام اور دیگر تمام مشینیں اس جگہ بنائی جاتی ہے۔ اور غیر ممالک کو اکسپورٹ کی جاتی ہیں۔ چودہری صاحب موصوف نے سب سے زیادہ دلچسپی کے ساتھ اس کا معائنہ فرمایا۔ اور باوجود اس بات کے کہ اس جگہ سخت شور تھا۔ اور کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ آپ نے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ شروع سے لے کر آخر تک تمام فیکٹری کو گہری دلچسپی کے ساتھ دیکھا۔ آپ نے ان اشیاء کا بھی جو غیر ممالک کو اکسپورٹ کی جاتی ہیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے معائنہ فرمایا۔ کہ کس حد تک ہندوستان کو ان اشیاء کی ضرورت ہے

وہاں سے فارغ ہو کر آپ نے ہنگری کی نئی بندرگاہ چیپل Csepel کا معائنہ فرمایا۔ تجارتی لحاظ سے یہ نئی بندرگاہ دریائے ڈینیوب کے کنارے بہت بڑی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے ذریعہ ہنگری براہ راست دیگر ممالک کے ساتھ تجارت کرنے کے علاوہ دوسرے ممالک کو بھی اشیاء مہیا کرسکے گا اور یہ فری پورٹ آف ہنگری کہلائے گی۔ تجارتی اشیاء دریائے ڈینیوب کے ذریعہ بوڈاپسٹ تک براہ راست پہنچ جایا کریں گی۔ اور تجارت کرنے والوں کو بہت بڑا فائدہ ہوگا آپ نے بہت دلچسپی کے ساتھ اس کو دیکھا۔ اور تجارتی معلومات کے ضمن میں متعدد باتیں دریافت فرماتے رہے۔

اسی طرح آپ نے Child Protection Hospital کا معائنہ فرمایا جس میں بچوں کو چھوٹی عمر میں تندرست رکھنے اور صحیح طور پر بڑھانے کے لئے سائنٹیفک طور پر نرسنگ کرنے کا انتظام ہے۔ اور اس جگہ اس خیال کا بھی اظہار فرمایا۔ کہ ہندوستان کو بھی ضرورت ہے کہ اس قسم کا انتظام ہو تا بچوں کی صحیح طور پر نشوونما ہو سکے اور وہ بیماریوں سے محفوظ رہ کر تندرست اور توانا ہوں۔

روانگی

دوپہر کے بعد چار بجے کی گاڑی سے آپ نے بوڈاپسٹ کو الوداع کہا۔ بوقت روانگی آپ کو الوداع کہنے کے لئے علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد کے بہت سے دیگر معززین بھی موجود تھے۔ فارن منسٹری کی طرف سے Rudney Andras اور شہر کی طرف سے ڈاکٹر اینڈرلو ہینڈرسکی نے آپ کو الوداع کہا۔ جماعت کے بعض دوستوں سے گلے مل کر آپ رخصت ہوئے۔

جناب چوہدری صاحب کے قیام کے یہ چار روز سخت مصروفیت کے دن تھے۔ اور آپ نے صبح سے شام تک کمال ہمت کے ساتھ اس قدر کام کیا کہ دیکھکر حیرت ہوتی۔ بوقت روانگی آپ سخت تھکے ہوئے تھے تبلیغی مساعی اور دوسرے امور کے متعلق انشاء اللہ دوسری رپورٹ میں مفصل عرض کرونگا۔

غیر مبایعین کو احمدیت سے دور کا بھی تعلق نہیں!

ڈاکٹر محمود احمد خان صاحب رئیس بگرامی کا جو غیر مبایعین کے آنریری مبلغ اور ان کے خاص رازدار رہے۔ ایک مختصر سا مضمون غیر مبایعین کے اس غیر شریفانہ رویہ کے خلاف جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہوا تھا۔ اس نے غیر مبایعین پر جو اثر کیا۔ اس کا ذکر نیز غیر مبایعین سے علیحدگی کی مختصر وجوہات ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے ذیل کے مضمون میں لکھ کر بھیجی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

میرے منصفانہ احتجاج پر کہ میں فریق لاہور کے منتقمانہ اقدام کو جائز نہیں سمجھتا۔ پیغامیوں کے کیمپ میں جس شدت سے معاندت دشمنی کا ہنگامہ بپا ہوا ہے۔ وہ ان کی ذہنی کیفیات کا آئینہ دار ہے۔ میں خوش ہوں کہ میرے ہمنام آقا کی نسبت میرے ساتھ پوری کی جا رہی ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب مدت مدید سے جس انسان کو پاکبازی کا نمونہ بتا کر مجھ سے تعارف کرایا کرتے تھے آج چشم زدن میں وہی کس طرح مجموعہ معائب بن گیا۔ میں نہایت صفائی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ لاہوری جماعت اور ان کے اکابرین سے میری عقیدت محض حق کی خاطر تھی اور اختلاف بھی اسی لئے ہے۔ میرے نزدیک صرف احمدی بن جانا یا کہلانا کافی نہیں ہے جب تک کہ بیعت کنندہ کشتی نوح کی شرائط کے مطابق اپنے اندر متقیانہ سپرٹ پیدا نہ کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے لاہوری جماعت کے اکابرین کو اس سے تہیدست پایا۔ ان کا جذبہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی تحریف اور ان کے فرزند دلبند کی مخالفت ہے۔ عین احمدیت سے ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ پیغامیوں کے رفیع الشان مناظر مولوی عمر الدین صاحب نے حال میں مجھے ایک خط میں لکھا تھا۔ جو میرے پاس موجود ہے وہ اقبالی ہیں کہ لاہوری جماعت کا منشاء احمدیت کی تبلیغ نہیں ہے۔ وہ صرف چندہ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ نہ وہ مبلغ بنانا چاہتے ہیں۔ اور نہ اس کے امیر مولوی محمد علی میں وہ شان قیادت ہے۔ جو میاں صاحب میں ہے۔

اس خط سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ یلغاریں مارتے ہوئے ہم پر حملہ آور ہیں۔ ان کی خود اپنے متعلق کیا رائے ہے۔ میں نے انتہائی کوشش کی۔ کہ لاہوری جماعت سے وابستہ رہوں۔ لیکن میں کیا کروں میری فطرت ان کی غلط روش سے مطمئن نہیں ہوسکتی۔ جو جماعت جعلی خطوط حضرت امیر کو قتل کی دھمکی کے عنوان سے میری موجودگی میں مشورہ کرکے شائع کرائے اور دنیا میں اپنی مظلومیت کا ڈھول پیٹے جو لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایذا رسانی کے لئے گینگ تیار کریں۔ ان کی شرکت مجھ جیسے وارفتہ کے لئے بے معنی سی چیز ہے۔ میرے لئے صرف ایک ہی راہ ہو سکتی ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور احکام پر عمل پیرا ہو کر ان کے فرزند دلبند کی اطاعت کروں۔

53

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے جھوٹے پروپیگنڈے پر انکی اپنی گواہی

تقاریر مطبوعہ الفضل ۸ اگست میں انہیں سے کسی کو کعب بن اشرف نہیں کہا گیا

غیر مبایعین کی طرف سے "سرخ خط" کے سلسلہ میں ساری ایجی ٹیشن کی بنیاد محض جھوٹ اور غلط بیانی پر تھی۔ ان کے سارے ریزولیوشنوں کا دارومدار اس بات پر تھا کہ

"۸ اگست کے الفضل میں خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں کی اشتعال انگیز تقریروں کا ذکر ہے جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں"

اور اسی بناء پر ہر کہ ومہ غیر مبایع سے کہلوایا گیا کہ

"اس خط کی محرک وہی تقاریر ہیں جو الفضل ۸ اگست میں درج ہیں"

ہمارے نزدیک غیر مبایعین کے سارے افسانہ کی حقیقت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ "الفضل" ۸ اگست میں مندرجہ تقاریر میں کسی جگہ بھی "جماعت احمدیہ لاہور" کے بزرگوں یعنی مولوی محمد علی صاحب، ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب کو کعب بن اشرف کے الفاظ سے مخاطب نہیں کیا گیا۔

میں نے ۲۶ ستمبر کے الفضل میں تمام غیر مبایعین کو کھلا چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ الفضل ۸ اگست میں شائع شدہ تقاریر میں سے دکھائیں۔ کہ کہاں مولوی محمد علی صاحب یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یا سید محمد حسین شاہ صاحب یا اور کسی غیر مبایع کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ جب ایسا نہیں ہے۔ تو غیر مبایعین کا سارا پروپیگنڈا محض غلط اور سراسر افتراء ہے۔ ہمارے اس چیلنج سے سب غیر مبایعین پر خاموشی طاری ہوگئی۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ طاری رہے گی۔ عجیب تر امر یہ ہے۔ کہ جب ہم نے ۳ اکتوبر کو غیر مبایعین سے ان کی مسجد میں ملاقات کی۔ تو ہم نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سے دریافت کیا۔ کہ آپ لوگوں کے سارے شور وشر کا انحصار اس بیان پر تھا کہ ۸ اگست کے الفضل میں ہمارے بزرگوں کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ کیا آپ نے ۸ اگست کے الفضل میں یہ ذکر پڑھا ہے۔ وہ پرچہ لائیں اور دکھائیں کہ کہاں اس پرچہ میں شائع شدہ تقاریر میں آپ کے بزرگوں کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ اس پر شیخ انعام الحق صاحب نے لاجواب ہوکر غلام نبی صاحب مسلم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ وہ ریزولیوشن انہوں نے بنایا تھا۔ جس کے صاف معنے یہ تھے۔ کہ بے شک ۸ اگست کے الفضل میں شائع شدہ تقاریر میں ایسا موجود نہیں ہے لیکن اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ بلکہ ریزولیوشن وضع کرنے والے یعنی مسلم صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ یہ کہہ کر شیخ انعام الحق صاحب اور تمام چھوٹے بڑے غیر مبایعین اس غلط بیانی کے جرم سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے جس کی بناء پر انہوں نے غیر مبایعین سے بناء الفاسد علی الفاسد کے طور پر نار دار ریزولیوشن پاس کرائے اور آج تک شائع کر رہے ہیں۔

ہاں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اتنا اندھیر ہے۔ کہ محض مسلم صاحب کے کہہ دینے پر کہ ۸ اگست کے الفضل میں شائع شدہ تقاریر میں ہمارے بزرگوں کو کعب بن اشرف کہا گیا ہے۔ سارے غیر مبایعین اندھا دھند ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور کوئی بندہ خدا اتنا نہیں سوچتا کہ ہم وہ پرچہ تو دیکھ لیں۔ شیخ انعام الحق صاحب کے کہنے پر ہم نے مسلم صاحب سے کہا۔ کہ آپ نے یہ کیا ظلم کیا۔ بتلایئے کہاں ۸ اگست کے الفضل کی تقاریر میں ایسا لکھا ہے مگر وہ بے چارے آئیں بائیں کر کے رہ گئے۔ جملہ غیر مبایع حاضرین سے بھی ہم نے مطالبہ کیا مگر کسی کو اس کا جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی اور بھلا ہو بھی کیسے سکتی تھی۔ جب کہ الفضل ۸ اگست میں شائع شدہ تقاریر میں مطلقاً غیر مبایعین کے کسی بزرگ کو کعب بن اشرف قرار نہیں دیا گیا۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین کے دل محسوس کرتے ہیں۔ کہ کاش انہوں نے آیت قرآنی فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمین کے پر حکمت قانون کو مدنظر رکھا ہوتا۔ اور وہ محض مسلم صاحب کے کہنے پر بھیڑ چال اختیار نہ کر لیتے۔ بلکہ خود الفضل ۸ اگست ملاحظہ کرتے تو انہیں یہ ندامت نصیب نہ ہوتی۔ مگر افسوس کہ ان میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ اب بھی برملا اعتراف کر لیں۔ کہ واقعی ہم نے غلط بیانی پر اس سارے شور وشر کی بنیاد رکھی تھی۔ اور ہمیں اس غلطی میں ڈالنے والے مسلم صاحب تھے۔ وہی مسلم صاحب جنہوں نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کی زبان سے جو ارشاد بھی صادر ہو۔ اس کی بلا چون وچرا تعمیل ہر غیر مبایع کو کرنی چاہیئے۔ مگر غیر مبایعین نے اس بارے میں ان کا ایسا ناطقہ بند کیا۔ کہ پھر نہ بول سکے۔

خاکسار:- ابو العطاء

جالندھری۔

دیپالپور میں نہایت کمینہ شرارت

ایک مسجد میں کئی قرآن کریم جلا دیئے گئے

یکم اکتوبر کی شب کو ایک مسجد میں کسی شرارت پسند نے پانچ چھ قرآن کریم جلا دیئے۔ صبح چار بجے کے قریب نماز تہجد پڑھنے کے لئے جب ایک شخص گیا۔ تو دروازہ بند تھا۔ اور اندر سے دھواں نکل رہا تھا۔ وہ واپس گھر آ گیا۔ اور پھر بیٹری لے کر گیا۔ اور اپنے دوسرے بھائی کو بھی ہمراہ لیتا گیا جب انہوں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو تمام قرآن شریف جو الماری میں رکھے ہوئے تھے۔ جل کر راکھ ہو چکے تھے اور ابھی تک آگ سلگ رہی تھی انہوں نے فوراً محلہ میں لوگوں کو خبر کی۔ اور پھر چند آدمیوں نے جا کر تھانہ میں اطلاع دی۔ پولیس نے فوراً جائے واردات پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ افسران بالا کو تاریں دیدی گئیں۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جائے وقوعہ کا ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مسلمانوں میں اس واقعہ جانکاہ کی وجہ سے نہایت اضطراب وہیجان ہے۔ پولیس نہایت مستعدی سے سرگرم تفتیش ہے۔ پولیس گارد حفاظت شہر کے لئے موجود ہے۔ یکم اکتوبر کو مسلمانوں کی طرف سے اور ۴ اکتوبر کو ہندوؤں کی طرف سے شہر میں ہڑتال رہی۔

عبد الرحمٰن احمدی از دیپالپور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکم ٹیکس کے اصول پر معاملہ زمین کی تشخیص کے متعلق سوالات

(۲)

تشخیص اور چھوٹے کھاتہ جات کی کم سے کم حد

۵-ملکیت اراضی کے لحاظ سے آپ مندرجہ ذیل اصلاحات کی تعریف کس طرح کرینگے۔

الف - چھوٹے کھاتہ دار

ب - اقتصادی کھاتہ

تعریف کرتے وقت یہ بات ذہن نشین رہے کہ ایک کھاتہ کی سالانہ قیمت پر قسم اراضی آبپاشی جائے وقوعہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے اور منڈی اور آبادی کے قریب ہونے کا اثر پڑتا ہے - کیا آپ چھوٹے کھاتہ داروں میں ایسے اشخاص کو شامل کرینگے - جو خود اراضی کاشت نہیں کرتے۔ بلکہ دیگر ذرائع آمدنی پر زیادہ تر گذارہ کرتے ہیں

۶-الف - مالگزاروں کے مختلف درجات کا لگ بھگ تخمینہ شامل ہے ان اعداد و شمار کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا آپ کسی درجہ یا درجات کو بری از تشخیص کرنے کی سفارش کرتے ہیں اگر کرتے ہیں - تو کن کی۔

ب :-کیا وہ جو خود کاشت نہیں کرتے - اس معافی میں شامل کرنے چاہئیے۔

نوٹ :- یہ باور کرنے کی وجہ ہے کہ چھوٹے کھاتہ داروں میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو خود کاشت نہیں کرتے۔

۷ - الف :- اگر کوئی کم سے کم حد مقرر کی جائے - تو کیا یہ رقبہ ملکیتی کے حساب سے ہونی چاہئیے یا ادائیگی معاملہ اراضی کی رقم کے حساب سے

ب :- مرتہنان بالقبضہ سے کیا سلوک کیا جائے۔

۸ - اگر آپ فرداً فرداً مالگزاروں کے لئے کم سے کم حد مقرر کرنے کی سفارش کرتے ہیں تو مسلکہ تخمینہ کی بنا پر حکومت کو اندازاً کتنا نقصان ہوگا

۹ - آپ ان امور کا کیا تدارک کرینگے ؟

(۱) مشترکہ خاندان (۲) تقسیمات (۳) وراثت (۴) فرضی رہن (۵) وہ عطیات جو ایک باپ اپنے حین حیات میں اپنے لڑکوں کو اس لئے دے کہ ان کے حصص معافی میں آجائیں۔

(۱۰) الف - اگر بری از تشخیص رکھنے کا طریقہ فرداً فرداً کسی شخص یا کھاتہ پر عائد کیا جائے - تو کیا اس کا یہ نتیجہ تو نہ ہوگا - کہ تقسیمات اراضی بہت سرعت سے ہونگے - اس طرح سے کھاتہ جات ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے۔

ب - کیا اس طریقہ سے غیر اقتصادی کھاتہ جات کی تعداد میں اضافہ نہ ہو جائے گا۔

ج :- اس کی امداد کے لئے کون سے طریقے اختیار کئے جائیں - اگر یہ تدارک کر لیا جائے کہ ایک دفعہ کی دی ہوئی معافی کئی سال تک مثلاً دس یا بیس سال قابل ترمیم نہ ہو - لیکن جب معافیوں پر نظر ثانی کرنے کا وقت قریب آئے تو اس وقت کھاتہ جات کی تقسیم کا تدارک کن ذرائع سے ممکن ہے۔

۱۲ - کسی حد تک چھوٹے کھاتہ دار کے ساتھ تشخیص عائد کرنے میں اب بھی رعایت کی جاتی ہے - مثلاً وہ علاقہ جات جہاں آبادی کی کثرت ہے - ان پر معاملہ زمین کی تشخیص ان علاقہ جات کی نسبت ہلکی ہوتی ہے۔ جہاں آبادی کم ہو - چھوٹے کھاتہ داروں کے محالوں پر باچھ کرنے میں زیادہ ہلکی شروح عائد کرتے کا رجحان ہے کیا اس رجحان کو مضبوط کرنا پسندیدہ ہے - اگر ہے تو موجودہ طریق کے اندر ایسا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔

اس بارہ میں ہدایات مندرجہ فقرہ جات ۴۸۳ لغائت ۴۰۸ ہدایت نامہ بند و بست (جن کی نقل بطور ضمیمہ ب شامل ہے) ملاحظ فرمائیں۔

۱۳ - چھوٹے مالکوں کی تشخیص کرنے میں کیا یہ ممکن ہے کہ ان مالکوں کے درمیان امتیاز رکھا جائے۔ جو خود کاشت کرتے ہیں - اور جو نقد یا بٹائی لگان پر اپنی اراضیات کا اجارہ دیتے ہیں۔

۱۴ - مستثنیٰ کرنے کی بجائے کیا چھوٹے کھاتہ داروں کو معافیات زیادہ آزادانہ دی جانی چاہئیں۔

۱۵ - کیا یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ مالیہ زمین فاضلہ منافع کی بجائے محنت اور اخراجات پر ٹیکس ہے۔

براہ مہربانی ہدایات فقرہ جات ۴۸۳ لغایت ۴۰۸ ہدایت نامہ بند و بست (جن کی نقل بطور ضمیمہ ب شامل ہے) ملاحظ فرمائیں - کیا آپ تجویز کرتے ہیں - کہ خالص محاصل کی موجودہ تعریف میں جو ایک معاملہ اراضی کی دفعہ ۳ (۱۸) میں درج ہے (ضمیمہ ج) ترمیم ہونی چاہئیے - اگر چاہئیے تو کس طرح

نوٹ :- موجودہ تعریف کا خلاصہ یہ ہے - کہ خالص محاصل تخمیناً وہ اوسط کا لگان ہے - جو مالکان بعد منہائی ان اخراجات کے وصول کرتے ہیں - جو اراضی کی کاشت سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں - اس طریق کا ایک بدل یہ بھی ہو سکتا ہے - کہ خالص محاصل کی تعریف براہ راست کاشت کے منافع کے لحاظ سے کی جائے۔ یعنی کل پیداوار بعد منہائی لاگت کاشت کا بھی خیال رکھا جائے لیکن جس سیلیکٹ کمیٹی نے موجودہ قانون دربارہ ترمیم قانون مالیہ زمین ۱۹۲۸ء پر غور کیا - اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اول الذکر تعریف کو اختیار کیا جائے - کیونکہ کمیٹی کا خیال تھا کہ موخر الذکر تعریف کی راہ میں مشکلات حائل ہونگی - اور اس میں قیاس استدلال اور اشتباہ کا جز بہت زیادہ ہو جائے گا۔

۱۷ - آپ کی رائے اس تجویز کے بارہ میں کیا ہے - کہ اصولاً انکم ٹیکس اس آمدنی پر زیادہ بھاری ہونا چاہئیے - جو بلا کمائی حاصل ہو - بہ نسبت اس کے جو اپنی محنت سے حاصل کی جائے - مثلاً اس آمدنی پر بھاری ٹیکس لگنا چاہئیے جو شہری سکنی جائیداد سے کسی شخص کو حاصل ہو - بہ نسبت اس تنخواہ کے جو ذاتی مشقت سے کمائی جائے۔ اگر ایسا ہے تو آپ کس حد تک مطمئن ہو جائیں گے - اگر

(۱) خالص محاصل (دیکھو ضمیمہ ج) کی تعریف میں ایسی ترمیم کر دی جائے - کہ خالص محاصل اصلی اوسط سالانہ بچت کے برابر ہو جائے۔ نیز آپ کے خیال میں موجودہ تعریف اس بارہ میں نامکمل ہے۔

(۲) غیر زرعی اور نہ کمائی ہوئی آمدنی پر بہ نسبت موجودہ صورت کے زیادہ بھاری ٹیکس لگایا جائے تا کہ جہاں تک اس کی نوعیت اجازت دے - یہ ٹیکس رفتہ رفتہ مالیہ زمین کے مشابہ ہوتا چلا جائے نہ کہ اس کے برخلاف۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضروری درخواست

ایک نو مبائع دوست جو سر دست الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے - لیکن انہیں اخبار کے پڑھنے کا بہت شوق ہے - ان کے نام اگر کوئی صاحب استطاعت دوست ایک سال کے لئے چندہ بھیج کر اخبار جاری کرا دیں - تو بہت ثواب کا موجب ہوگا - منیجر

54

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی - یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے۔ اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زمان استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ امین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لگرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱۲؍

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں۔ قیمت ۲- اونس شیشی ۱۲؍

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ؍

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (سے؍)۔ المشتہر خاکسار

حکیم نظام جان اینڈ سنز گرد شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نور الدین اعظمؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

شادی ہو گئی —— آپ جو چیز چاہتے ہیں —— وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاق نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر موتی کستوری جدوار ابریشم یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (للعہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کیطرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا علاج ہونا۔ اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

قدرت کے ۲ دو عطیے ۳

پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف عہ؍ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں

المشتہر مرزا مراد بیگ احمدی طعدیالہ ڈاکخانہ کھر کا ضلع گجرات پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۷؍اکتوبر۔ آنریبل میاں عبد الحی وزیر تعلیم پنجاب نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نمائندہ کی ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران میں، میں نے صوبہ کی تعلیم سے متعلق مختلف مسائل کا مطالعہ کیا۔ اور اب میں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ بجٹ میں زائد روپیہ کا انتظام کئے بغیر بھی بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پرائمری اور ثانوی سکولوں ہی میں نہیں۔ بلکہ کالجوں میں بھی بہت سا روپیہ ضائع ہوتا ہے اگر اس معاملہ میں پرنسپل، پروفیسر اور ہیڈماسٹر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ تو ہم بہت کچھ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

جھریا ۷؍اکتوبر۔ کوئلے کی کان میں بارود کے بھک سے اڑجانے کی وجہ سے ایک آدمی ہلاک اور ۱۴ اشخاص مجروح ہوئے مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں ان کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔

کلکتہ ۷؍اکتوبر۔ "فارورڈ" الہ آباد کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ یہ امر قطعی ہے کہ نیشنل کانگرس کے صدر کا انتخاب کا فیصلہ متفقہ ہوگا اور مسٹر سبھاش چندر بوس اتفاق آراء سے صدر منتخب کئے جائینگے عنقریب ایک پبلک اعلان کر دیا جائیگا معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابو الکلام آزاد نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے حق میں ووٹ دیا ہے۔

شکاگو ۷؍اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پریذیڈنٹ روز ویلٹ ان دنوں عوام کے رجحانات کا جائزہ لینے کے لئے ملک کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک تقریر کے دوران میں آپ نے کہا۔ دنیا کی ۹۰ فیصدی آبادی کی آزادی اور اس کا امن بقیہ ۱۰ فیصدی آبادی کے ہاتھوں خطرہ میں ہے۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ آج کل کسی اعلان جنگ کے بغیر یا انتباہ کئے بغیر شہریوں کو جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ نہایت بیدردی اور سفاکی سے موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ اس زمانہ میں کوئی قوم بھی بقیہ دنیا کی جنگوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی لہذا امریکہ کے باشندوں کے لئے بین الاقوامی معاہدات کا احترام اور بین الاقوامی تعلقات کا قیام بیحد ضروری ہے۔

علی گڑھ ۷؍اکتوبر۔ کل رات ۱۱ بجے جب کہ رام لیلا کا جلوس واپس آرہا تھا۔ ایک دکان کے قریب ایک بڑا پٹاخہ پھٹنے کی وجہ سے متعدد اشخاص مجروح ہو گئے۔ جن میں سے دو کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ پولیس فی الفور موقع پر پہنچ گئی۔

لنڈن ۷؍اکتوبر۔ "ہندوستان ٹائمز" رقمطراز ہے۔ فلسطین میں عرب رہنماؤں کی گرفتاریوں نے تمام عربستان میں ہیجان و اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے۔ بدوی قبائل کی نقل و حرکت نے انگریزی فوجوں کی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہودیوں کے خلاف دہشت انگیزی شروع ہو گئی ہے۔ شرق اردن میں امیر عبد اللہ کی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرے کئے گئے ہیں شامی سرحد سے فلسطین میں اسلحہ کی درآمد برابر جاری ہے

انگورہ ۷؍اکتوبر۔ "امرت بازار پترکا" رقمطراز ہے کہ ترکی وزارت دفاع نے تمام ترکی کو مسلح کرنے کی سکیم پر عمل شروع کر دیا ہے۔ فوجی ٹریننگ دینے کے ادارے دیہات اور شہر میں قائم کر دیئے ہیں۔ نوجوانوں اور لڑکیوں کے لئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی ہر لڑکی کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ جن لوگوں کی عمر ۲۵ سال سے کم ہے۔ ان کے لئے فوجی تربیت حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۷؍اکتوبر۔ حکومت یوپی نے جیلوں میں اصلاحات نافذ کرنے کے لئے قیدیوں کی تعداد میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت عنقریب دس ہزار قیدیوں کو رہا کر دے گی۔ غالباً ۴ ہزار قیدیوں کا پہلا دستہ ۱۲؍اکتوبر کو یوپی کے مختلف جیلوں سے رہا کیا جائے گا۔ جیلوں میں قیدیوں کی کمی کی وجہ سے حکومت کو جس قدر روپیہ بچے گا۔ حکومت اس روپیہ سے جیل میں اصلاحات نافذ کرے گی۔

شملہ ۷؍اکتوبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ پروفیسر گریگوری کے حکومت ہند کے اقتصادی مشیر مقرر کئے جانے پر گورنمنٹ کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کیا جائے ۵۳ ووٹ کی موافقت اور ۴۵ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔ اور اسمبلی کا اجلاس تاریخ کی تعیین کے بغیر ملتوی ہو گیا۔

برلن ۷؍اکتوبر۔ آئندہ سوموار کو ڈیوک اور ڈچس آف ونڈسر کے برلن آنے کی توقع ہے۔ غالباً وہ دو ہفتے تک جرمنی میں قیام کریں گے۔

میٹز (فرانس) ۷؍اکتوبر۔ کل سے فرانس اور جرمنی کی حدود یہودیوں کے لئے بند کر دی گئی ہیں جس قدر ٹرینیں جرمنی سے فرانس کی طرف آتی ہیں۔ ان کی نہایت گہری پڑتال کی جاتی ہے۔ اور یہودیوں کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ اسی قسم کے قواعد لکسمبرگ سرحد میں نافذ ہیں۔ جہاں ان یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جو فرانس سے جرمنی واپس آنے کی کوشش کرتے ہیں ان نئی پابندیوں کے متعلق کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

نانکنگ ۷؍اکتوبر۔ کل نانکنگ پر جاپانیوں نے دو بار فضائی حملے کئے۔ دوسرے حملہ میں جاپانی ہوائی جہاز ایک قطار میں ظاہر ہوئے۔ اور ہوائی مستقر پر بم برسا کر بھاگ گئے۔ ایک بمبار جہاز پر گولہ پھینکا گیا جس کی وجہ سے وہ شعلہ زن ہو کر گر گیا۔

پشاور ۷؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحدی وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری دفاتر سرد مقامات پر نہ لے جائے جائیں مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر کے بنگلے کے اخراجات میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔ اور اسے گورنر نے منظور کر لیا ہے۔

کلکتہ ۷؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی قونصل جنرل کل اچانک یہاں سے روانہ ہو گیا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں جاپانی مال کے مقاطعہ کی جو تحریک شروع ہے حکومت جاپان اسے اضطراب کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ اور وہ قونصل جنرل سے مفصل حالات معلوم کرنا چاہتی ہے تاکہ ہندوستان کی تحریک کے مقابلہ کی تدابیر سوچی جائیں۔

امرتسر ۷؍اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے

بمبئی ۷؍اکتوبر۔ "کرانیکل" کا نامہ نگار ادیس آبابا سے لکھتا ہے کہ حبشہ کے جنوبی حصہ میں حبشیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ کئی اطالوی افسر قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اور وہاں نجاشی کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ بغاوت کو دبانے کے لئے اطالوی فوجیں دوسرے علاقوں سے وہاں بھیجی جا رہی ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی